Globethics Repository

Taharat ur namaz (Islamic-Teachings-Series-5-Cleanliness-and-Prayer) PART 2

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-07-16 07:36:15
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/188772

۳۔ وضو کے مسائل

سوال نمبر ۲۵: مسواک کی فضیلت کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز سے پہلے مسواک کی فضیلت کے بارے میں ارشاد فرمایا:

تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِي يُسْتَاکُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِي لَا يُسْتَاکُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا.(۱)

’’جس نماز کے وضو میں مسواک کی گئی ہو اُس کی فضیلت اُس نماز پر ستر درجہ زیادہ ہے جس کے وضو میں مسواک نہیں کی گئی۔‘‘

مسواک کرنا حضور نبی اکرم ﷺ کا پسندیدہ اور دائمی عمل تھا۔ حضرت شریح بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

’’مسواک کرتے تھے۔‘‘(۲)

---

(۱) بیہقی، السنن الکبری، ۱: ۳۸، رقم: ۱۵۸

(۲) مسلم، الصحیح، کتاب الطهارة، باب السواك، ۱: ۲۲۰، رقم: ۲۵۳

ایک اور حدیث مبارکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اگر میری امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔''(۱)

سوال نمبر ۲۶: کیا مسواک کی جگہ منجن یا ٹوتھ پیسٹ کا استعمال سنت میں داخل ہے؟

جواب: جی ہاں! مسواک کی جگہ منجن یا ٹوتھ پیسٹ سے دانت صاف کرنا سنت کے دائرہ میں آتا ہے جس کی دلیل ہمیں مندرجہ ذیل احادیث سے ملتی ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تُجْزِی الاَصَابِعُ مَجْزَی السِّوَاکَ. (۲)

''انگلیاں مسواک کے قائم مقام ہیں۔''

ایک اور حدیث مبارکہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں مسواک کرنے کی ترغیب دی ہے، کیا اس کے علاوہ بھی کوئی چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۱) مسلم، الصحيح، كتاب الطهارة، باب السواك، ۱: ۲۲۰، رقم: ۲۵۲
(۲) بيهقى، السنن الكبرى، ۱: ۴۱، رقم: ۱۷۸

’’تمہارے وضو کے وقت تمہاری دو انگلیاں مسواک ہیں جن کو تم اپنے دانتوں پر پھیرتے ہو۔ بغیر نیت کے کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا اور ثواب کی نیت کے بغیر کوئی اجر نہیں ہوتا۔‘‘(۱)

ان احادیث سے ثابت ہوا ہے کہ مخصوص لکڑی سے دانت صاف کرنا اسلام کا مطالبہ نہیں ہے بلکہ حضور نبی اکرم ﷺ کے فرامین کا اصل مقصود یہ ہے کہ ہر مسلمان اپنے دانت صاف رکھے۔ اس لیے منجن اور ٹوتھ پیسٹ سے دانت صاف کر لیے جائیں تب بھی حضور علیہ السلام کے حکم پر عمل ہوتا ہے اور اس سے سنت کا ثواب ملتا ہے۔

سوال نمبر ۲۷: ایسی کون سی چیزیں ہیں جو وضو کے مکروہ ہونے کا سبب بنتی ہیں؟

جواب: درج ذیل امور کی بناء پر وضو مکروہ ہو جاتا ہے:

۱۔ کلی کے لیے بائیں ہاتھ سے منہ میں پانی ڈالنا۔

۲۔ عذر کے بغیر ایک ہاتھ سے منہ دھونا۔

۳۔ منہ دھوتے وقت زور سے منہ پر چھینٹے مارنا۔

۴۔ وضو کرتے وقت پانی کو ضرورت سے کم استعمال کرنا۔

۵۔ وضو کرتے وقت پانی کو ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا۔

---

(۱) بیہقی، السنن الکبری، ۱: ۴۱، رقم: ۱۷۹

۶۔ وضو کرتے ہوئے دنیاوی گفتگو کرنا۔

۷۔ گلے کا مسح کرنا۔

۸۔ ناپاک جگہ پر وضو کا پانی گرانا۔

۹۔ عورت کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔

۱۰۔ وضو کے پانی کے قطرے وضو کے برتن میں ٹپکانا۔

۱۱۔ ہر سنت کا ترک مکروہ ہے۔

سوال نمبر ۲۸: وضو کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب: وضو توڑنے والی چیزیں درج ذیل ہیں:

۱۔ پاخانہ یا پیشاب کی جگہ سے کسی چیز کا نکلنا۔

۲۔ جسم کے اندر کسی جگہ سے خون یا پیپ کا نکل کر مخرج سے پاک جگہ پر پہنچنا۔

۳۔ تکیہ لگا کر سونا۔

۴۔ منہ بھر کے قے آنا۔

۵۔ بالغ کا نمازِ جنازہ کے علاوہ نماز کے اندر قہقہہ لگانا۔

۶۔ بے ہوشی۔

۷۔ مباشرتِ فاحشہ۔

سوال نمبر۲۹: کن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: درج ذیل امور سے وضو نہیں ٹوٹتا:

۱۔ خون کا ظاہر ہونا جو اپنی جگہ سے بہا نہ ہو۔

۲۔ خون بہے بغیر گوشت کا گر جانا۔

۳۔ کیڑے کا زخم سے یا کان سے یا ناک سے نکلنا۔

۴۔ عضو تناسل کو چھونا۔

۵۔ عورت کو چھونا۔

۶۔ قے جو منہ بھر کر نہ آئے۔

۷۔ بلغم کی قے اگرچہ بلغم زیادہ ہو۔

۸۔ لیٹ کر سونے سے۔

۹۔ کسی ایسی چیز سے ٹیک لگا کر سونا کہ اسے ہٹا لیا جائے تو آدمی گر جائے۔

۱۰۔ بیٹھ کر سویا اور گر گیا تب بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے، لیکن رکوع وسجدہ یا قیام و قعود میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک گر نہ جائے۔

۱۱۔ نماز پڑھنے والے کا سو جانا اگرچہ وہ رکوع یا سجدے کی حالت میں ہو۔

www.MinhajBooks.com

سوال نمبر ۳۰: وضو کرنے کے دوران اگر وضو ٹوٹ جائے تو کیا وضو دوبارہ دہرانا چاہیے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

’’تم میں سے بغیر وضو کسی شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ وضو نہ کر لے۔‘‘(۱)

پس وضو کرنے کے دوران اگر وضو ٹوٹ جائے تو وضو دوبارہ کرے۔

سوال نمبر ۳۱: اگر وضو کے دوران کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہو تو کیا وضو دوبارہ کرنا چاہیے؟

جواب: وضو کرنے کے دوران کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہو جائے اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہو تو اس عضو کو دھو لیں اور اگر اکثر اس قسم کا شک ہوتا ہو تو اس کی طرف توجہ نہ کرے، البتہ وضو میں حقیقتاً کوئی عضو دھونے سے رہ گیا مگر معلوم نہیں کہ وہ کون سا تھا تو بایاں پاؤں دھو لے۔

سوال نمبر ۳۲: کیا پھولوں کے عرق سے وضو کرنا جائز ہے؟

جواب: پھولوں کے عرق سے وضو کرنا جائز نہیں کیونکہ کوئی پانی مُطَہِّر (پاک کرنے والا) ہوتا ہے اور کوئی پانی صرف طاہر (پاک) ہوتا ہے۔ طاہر پانی کی تعریف یہ ہے کہ وہ پانی جو استعمال میں آ چکا ہو لیکن نجس نہ ہو، ایسا پانی معمول

(۱) مسلم، الصحیح، کتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، ۱: ۲۰۴، رقم: ۲۲۵

کے کاموں مثلاً پینے اور پکانے وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے، عبادت کے کاموں مثلاً وضو یا غسل میں استعمال کرنا صحیح نہیں۔ لہٰذا پھولوں کا عرق طاہر ہے مُطَہِّر نہیں۔

سوال نمبر ۳۳: مصنوعی دانت لگوانے کی صورت میں کیا وضو اور غسل ہو جاتا ہے؟

جواب: مصنوعی دانت لگوانے کی دو صورتیں ہیں: ایک ایسے دانت جو مستقل لگا دیے جائیں اور پھر آسانی سے نہ نکالے نہ جا سکیں، ایسے مصنوعی دانت اصل دانت کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کا حکم اصل دانتوں کا ہی ہوگا۔ وضو اور غسل میں ان دانتوں تک پانی پہنچانا فرض ہے لیکن دانت نکالنے اور تہہ تک پانی پہنچانے کی ضرورت نہیں۔ دوسرے ایسے دانت جو مستقل تو نہ لگائے جائیں بلکہ جنہیں حسبِ ضرورت نکالا یا لگایا جا سکے۔ اِس صورت میں اُس وقت تک وضو اور غسل درست نہ ہوگا جب تک ان دانتوں کو نکال کر اصل جڑوں تک پانی نہ پہنچ جائے۔

سوال نمبر ۳۴: کیا بڑھے ہوئے ناخنوں کے ساتھ وضو ہو جاتا ہے؟

جواب: جی نہیں! اگر ناخن اتنے بڑھے ہوئے ہوں کہ ان کی جڑ تک پانی نہ پہنچ سکے تو وضو نہیں ہوتا کیونکہ پانی ناخنوں کی جڑ تک پہنچانا ضروری ہے۔ ناخنوں کی جڑ سے مراد وہ حصہ ہے جو انگلیوں کے گوشت سے جڑا ہوا ہو، اگر ناخن اتنا بڑھا ہوا ہے کہ ناخن کے نیچے میل کچیل جمع ہو تو ناخنوں کا کاٹنا

ضروری ہے تاکہ پانی جڑ تک پہنچ جائے بصورتِ دیگر وضو نہ ہوگا۔

سوال نمبر ۳۵: اگر ناخنوں پر مہندی لگانے سے وضو ہو جاتا ہے تو نیل پالش سے کیوں نہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ.(۱)

’’اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کے لیے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لیے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھو لو)۔‘‘

قرآنی ارشاد میں مذکور جو چار فرائضِ وضو ہیں ان میں سے ایک فرض ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا ہے۔ اگر ناخن پالش لگی ہو تو فرض پورا نہ ہونے کی وجہ سے وضو نہیں ہوگا کیونکہ نیل پالش لگانے سے ناخنوں کی جلد پر ایک تہہ جم جاتی ہے جس سے پانی ناخنوں تک نہیں پہنچتا۔ لہٰذا فرض ساقط ہونے کے باعث وضو نہ ہوا اور اگر حالتِ جنابت ہو تو اس صورت میں سارے جسم کا دھونا فرض ہوگا، ناخن پالش کی وجہ سے نہ وضو ہوگا نہ غسل۔ اسی طرح اگر مہندی کی

(۱) المائدۃ، ۵: ۶

تہہ ناخنوں اور ہاتھوں پاؤں وغیرہ پر جمی ہو تو اس کا اتارنا واجب ہے، مگر مہندی کا رنگ پانی پہنچنے میں مانع نہیں۔ ناخنوں، ہاتھوں وغیرہ پر مہندی کا صرف رنگ ہونے کی صورت پانی جلد تک پہنچ جاتا ہے، اس لیے وضو ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر ۳۶: کیا بے وضو کا قرآن حکیم کو پڑھنا یا چھونا جائز ہے؟

جواب: بے وضو کا قرآن حکیم کو ہاتھ لگانا حرام اور ناجائز ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

لَا یَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ○ (۱)

’’اس کو پاک (طہارت والے) لوگوں کے سوا کوئی نہیں چھوئے گا ○‘‘

البتہ اگر زبانی پڑھ لیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

سوال نمبر ۳۷: کیا عورتوں کا بغیر دوپٹہ اوڑھے وضو کرنا جائز ہے؟

جواب: ہاتھ، منہ اور پاؤں کے علاوہ عورت کا تمام بدن جس میں سر کے بال بھی شامل ہیں کا چھپانا فرض ہے۔ وضو کرتے ہوئے اگر عورت کو دیگر لوگ دیکھ رہے ہوں تو اس صورت میں سر پر دوپٹہ اوڑھ کر ہی وضو کرنا ضروری ہے۔ اس کے برعکس اگر کوئی دیکھنے والا نہیں تو پھر بغیر دوپٹہ کے بھی کر سکتی ہے۔ یہ ایسے ہی ہوگا جیسے غسل کرتے ہوئے بالعموم انسان برہنہ ہوتا ہے مگر اس کا وضو ہو جاتا ہے اور اس سے نماز ادا کرنا صحیح ہے۔

---

(۱) الواقعہ، ۵۶: ۷۹

۴۔ غسل اور اس کے مسائل

سوال نمبر ۳۸: غسل سے کیا مراد ہے؟

جواب: شریعت کی رو سے غسل سے مراد ’’پاک پانی کا تمام بدن پر خاص طریقے سے بہانا ہے۔‘‘ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا. [۱]

’’اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ۔‘‘

سوال نمبر ۳۹: غسل کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: غسل کی تین اقسام ہیں:

۱۔ غسلِ فرض

درج ذیل صورتوں میں غسل فرض ہو جاتا ہے:

۱۔ جنبی کے لیے۔

۲۔ عورت کا حیض و نفاس سے فارغ ہونے کے بعد۔

۳۔ شہوت کے ساتھ منی کا نکلنا۔

---

(۱) المائدة، ۵: ۶

www.MinhajBooks.com

۲۔ غسلِ مسنون

درج ذیل امور کی ادائیگی کے لیے غسل کرنا سنت ہے:

۱۔ جمعہ کی نماز کے لیے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ. (۱)

’’ہر بالغ پر جمعہ کا غسل لازم ہے۔‘‘

۲۔ عیدین کی نماز کے لیے۔ (۲)

۳۔ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے لیے۔ (۳)

۴۔ حج کرنے والوں کے لیے میدان عرفات میں زوال کے بعد۔ (۴)

۳۔ غسلِ مستحب

درج ذیل امور کے لیے غسل کرنا مستحب ہے:

---

(۱) بخاری، الصحیح، کتاب الجمعة، باب الطيب للجمعة، ۱: ۳۰۰، رقم: ۸۴۰

(۲) ابن ابی شیبة، المصنف، ۱: ۵۰۰، رقم: ۵۷۷۱

(۳) ترمذی، الجامع، أبواب الحج، باب ماجاء في الاغتسال عند الإِحرام، ۲: ۱۸۱، رقم: ۸۳۰

(۴) ابن ابی شیبة، المصنف، ۲: ٦٨

۱۔ جو آدمی پاکیزگی کی حالت میں مسلمان ہوا ہو۔

۲۔ جو بچہ عمر کے اعتبار سے بالغ ہو۔

۳۔ جو شخص جنون کے عارضہ سے صحت یاب ہوا ہو۔

۴۔ نشتر لگوانے کے بعد۔

۵۔ میت کو غسل دینے کے بعد۔

۶۔ شبِ برات میں عبادت کے لیے۔

۷۔ لیلۃ القدر میں بطورِ خاص عبادت کے لیے۔

۸۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے۔

۹۔ مدینہ طیبہ میں داخل ہونے کے لیے۔

۱۰۔ قربانی کے دن مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لیے۔

۱۱۔ طوافِ زیارت کے لیے۔

۱۲۔ سورج گرہن کی نماز کے لیے۔

۱۳۔ نمازِ اِستقاء کے لیے۔

۱۴۔ خوف کے وقت۔

۱۵۔ دن میں سخت اندھیرے کے وقت۔

۱۶۔ تیز آندھی کے وقت۔

سوال نمبر ۴۰: غسل کے فرض ہونے کی کیا صورت ہے؟

جواب: غسل کے فرض ہونے کی درج ذیل صورتیں ہیں:

۱۔ منی شہوت کی وجہ سے نکل جائے تو غسل فرض ہے اور اگر محنت و مشقت کی وجہ سے نکلے تو غسل لازم نہیں البتہ وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۲۔ اگر پتلی منی پیشاب کے ساتھ بغیر شہوت کے نکلی تو غسل فرض نہیں۔

۳۔ سو کر اٹھنے کے بعد کپڑوں پر کچھ نشانات پائے گئے تو اس پر غسل کی چند صورتیں ہیں:

(۱) اگر اس کے ودی یا مذی دونوں میں سے ایک کے ہونے کا یقین یا اِحتمال ہو تو غسل واجب نہیں۔

(۲) اگر یقین ہے کہ منی یا مذی نہیں کچھ اور ہے تو غسل واجب نہیں۔

(۳) اگر منی ہونے کا یقین ہے مگر مذی کا شک ہے اور اگر خواب میں احتلام ہونا یاد نہیں تو غسل ضروری نہیں ورنہ ہے۔

۴۔ مجامعت سے مرد اور عورت پر غسل فرض ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

۵۔ عورت حیض سے فارغ ہو تو اس پر غسل فرض ہے۔

۶۔ عورت نفاس سے فارغ ہو تو اس پر غسل فرض ہے۔

سوال نمبر ۴۱: غسل کا مسنون اور مستحب طریقہ کیا ہے؟

جواب: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر استنجاء کرتے، اس کے بعد مکمل وضو کرتے، پھر پانی لے کر سر پر ڈالتے اور انگلیوں کی مدد سے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچاتے۔ پھر جب دیکھتے کہ سر صاف ہو گیا ہے تو تین مرتبہ سر پر پانی ڈالتے، پھر تمام بدن پر پانی ڈالتے اور پھر پاؤں دھو لیتے۔ [(۱)]

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ کی روشنی میں غسل کا مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے:

۱۔ نیت کرے۔

۲۔ بسم اللہ سے ابتداء کرے۔

۳۔ دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھوئے۔

۴۔ استنجاء کرے خواہ نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو۔

۵۔ پھر وضو کرے جس طرح نماز کے لیے کیا جاتا ہے اگر ایسی جگہ کھڑا ہے جہاں پانی جمع ہو جاتا ہے تو پاؤں کو آخر میں غسل کے بعد دھوئے۔

---

(۱) مسلم، الصحیح، کتاب الحیض، باب صفۃ غسل الجنابۃ، ۱: ۲۵۳، رقم: ۳۱۶

۶۔ تین بار سارے جسم پر پانی بہائے۔

۷۔ پانی بہانے کی ابتداء سر سے کرے۔

۸۔ اس کے بعد دائیں کندھے کی طرف سے پانی بہائے۔

۹۔ پھر بائیں کندھے کی طرف پانی بہانے کے بعد پورے بدن پر تین بار پانی ڈالے۔

۱۰۔ وضو کرتے وقت اگر پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولے۔

سوال نمبر ۴۲: تالاب یا نہر میں غسل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: تالاب یا نہر میں غسل کرنے کا طریقہ درج ذیل ہے:

آپ دریا یا نہر میں نہائیں تو پہلے کلی کریں پھر ناک میں پانی ڈال کر خوب صاف کریں اور تھوڑی دیر اس میں ٹھہرنے سے غسل کی سب سنتیں ادا ہو جائیں گی۔ اور اگر تالاب اور حوض یعنی ٹھہرے ہوئے پانی میں نہائیں تو بدن کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے غسل ہو جائے گا۔

سوال نمبر ۴۳: کیا شاور کے ذریعے غسل کرنے سے اس کے واجبات ادا ہو جاتے ہیں؟

جواب: غسل کے فرائض تین ہیں:

وفرض الغسل: المضمضة والاستنشاق وغسل سائر البدن.[1]

(۱) فتح القدير، فصل فی الغسل، ۱: ۵۰

www.MinhajBooks.com

''غسل کے فرائض یہ ہیں: (۱) کلی کرنا، (۲) ناک میں پانی ڈالنا، (۳) پورے بدن پر پانی بہانا۔''

شاور، ٹوٹی، نل اور ٹب وغیرہ کے ذریعے غسل کرنے کے لیے اگر اچھی طرح کلی کر لی گئی اور ناک میں نرم ہڈی تک پانی ڈال لیا گیا اور پھر پورے بدن پر کم از کم ایک مرتبہ اس طرح پانی بہا لیا گیا کہ بدن کا کوئی حصہ بال برابر بھی خشک نہ رہا تو غسل کے واجبات ادا ہو جائیں گے۔ غسلِ واجب کی صورت میں جسم پر لگی ہوئی نجاست کو پہلے دھونا سنت ہے جیسا کہ 'نور الایضاح (ص: ۲۳)' میں ہے:

وغسل نجاسة لو كانت بانفرادها.

''اگر جسم پر نجاست ہو تو اُسے الگ سے دھوئے۔''

سوال نمبر ۴۴: سر کے بال اگر گوندھے ہوئے ہوں تو کیا غسل میں ہر بال کی جڑ سے نوک تک پانی پہنچانا ضروری ہے؟

جواب: اگر غسل کرنے والی عورت کے سر کی جڑوں تک پانی بالوں کو کھولے بغیر پہنچ جائے تو اس کے لیے سر کے بالوں کو کھولنا ضروری نہیں جیسا کہ درج ذیل حدیث مبارکہ سے ثابت ہے:

''حضرت ام سلمی رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! میں اپنے سر پر بہت کس کر مینڈھیاں باندھتی ہوں کیا

میں غسل جنابت کے لیے انہیں کھول لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں تمہارے لیے سر پر صرف تین چلو پانی بہا لینا کافی ہے۔ پھر اپنے تمام بدن پر پانی بہا لو تو تم پاک ہو جاؤ گی۔‘‘(۱)

جمہور فقہاء کے نزدیک اگر گوندھے ہوئے بالوں تک پانی نہ پہنچے تو پھر بالوں کا کھولنا واجب ہے۔

سوال نمبر ۴۵: کیا غسل کے دوران قرآنی آیات اور مختلف دعاؤں کا پڑھنا جائز ہے؟

جواب: غسل کرتے ہوئے انسان بالعموم ننگا ہوتا ہے اس لیے اس دوران قرآنی آیات یا دیگر کوئی دعا وغیرہ پڑھنا جائز نہیں یہاں تک کہ کوئی دنیوی کلام کرنا بھی منع ہے۔ فقہاء فرماتے ہیں:

ويستحب أن لا يتكلم بكلام معه ولو دعاء، لأنه في مصب الاقذار، ويكره مع كشف العورة.(۲)

’’مستحب یہ ہے کہ غسل کرنے والا کسی قسم کا کوئی کلام نہ کرے اگرچہ وہ دعا ہی ہو اس لیے کہ وہ گندگی کی جگہ پر ہے۔ بے پردگی کی حالت میں (کوئی کلام کرنا یا دعا پڑھنا) مکروہ ہے۔‘‘

---

(۱) مسلم، الصحیح، کتاب الحیض، باب حکم ضفائر المغتسلة، ۱: ۲۵۹، رقم: ۳۳۰

(۲) طحطاوی، مراقی الفلاح: ۵۷

سوال نمبر ۴۶: جنبی کے بارے میں شریعت کے کیا احکامات ہیں؟

جواب: جنبی (حالتِ جنابت میں مبتلا شخص) کے بارے میں شریعت کے احکامات درج ذیل ہیں:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَقْرَأِ الْحَائِضُ، وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ.[1]

’’جنبی اور حائضہ قرآن مجید سے کچھ نہ پڑھے (نہ تھوڑا نہ بہت)۔‘‘

۱۔ کوئی ایسا شرعی کام جو بغیر وضو کے نہیں کیا جاسکتا حالتِ جنابت میں اس کا کرنا حرام ہے جیسا کہ ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھنا حرام ہے خواہ نفل نماز ہو یا فرض۔

۲۔ جس گھر میں جنبی ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَدْخُلُ الْمَلَآئِکَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلَا کَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ.[2]

’’فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر یا کتا یا جنبی ہو۔‘‘

---

(۱) ترمذی، السنن، أبواب الطهارة، باب ماجاء فی الجنب والحائض أنهما لا يقران القران، ۱: ۱۷۴، رقم: ۱۳۱

(۲) ابوداؤد، السنن، کتاب اللباس، باب في الصور: ۴: ۷۳، رقم: ۴۱۵۲

۳۔ جنبی کے لیے قرآن حکیم کو پڑھنا اور چھونا حرام ہے۔

۴۔ جنبی کے لیے ایسی انگوٹھی اور لاکٹ (ہار) کو جس پر قرآنی آیت یا حروفِ مقطعات لکھے ہوں پہننا حرام ہے۔

۵۔ جنبی کا مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَجِّهُوْا هَذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ.(۱)

’’تم مسجد کی طرف سے گھروں کے دروازے بند کر دو کیونکہ میں حائض اور جنبی کے مسجد میں داخل ہونے کو حلال نہیں کروں گا۔‘‘

٦۔ جنبی کا دینی کتابوں کو طہارت کے بغیر ہاتھ لگانا اور پکڑنا حرام ہے۔

سوال نمبر ۴۷: جُنب اور جنابت میں کیا فرق ہے؟

جواب: جس شخص پر نہانا فرض ہوا سے جُنب یا جُنبی کہتے ہیں اور جن اسباب کی وجہ نہانا فرض ہو اسے جنابت کہتے ہیں۔

(۱) ابوداؤد، السنن، کتاب الطهارة، باب فی الجنب يدخل المسجد، ۱:۹۸، رقم: ۲۳۲

سوال نمبر ۴۸: حیض و نفاس کی مدت کیا ہے؟

جواب: حیض کی کم از کم مدت تین دن اور تین راتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن اور دس راتیں ہیں جبکہ نفاس کی کم از کم مدت کوئی نہیں اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے۔(۱)

سوال نمبر ۴۹: حائضہ عورت کا لباس پاک ہوتا ہے یا ناپاک؟

جواب: ایامِ حیض میں عورت کے ہاتھ، پاؤں، منہ اور پہنے ہوئے کپڑے پاک ہوتے ہیں بشرطیکہ خشک ہوں۔ البتہ جس جگہ، بدن یا کپڑے پر خون لگ جائے وہ جگہ ناپاک ہو جاتی ہے۔ اس کو دھو کر پاک کرنا ضروری ہے۔ حائضہ عورت کے ساتھ دوسری عورتوں کا، اس کی اولاد کا، اس کے محرموں کا اٹھنا بیٹھنا منع نہیں یہ یہودیوں اور ہندوؤں میں دستور ہے کہ حیض والی عورت کو اچھوت بنا کر چھوڑ دیتے ہیں کہ نہ وہ کسی برتن کو ہاتھ لگائے نہ وہ کسی کپڑے کو چھوئے۔ شریعت اسلامیہ میں ایسا نہیں ہے۔ اسلام نے عورت کو بلند مقام دیا ہے۔

حضرت فاطمہ بنت منذر رضی اللہ عنہا سے حدیث مبارکہ مروی ہے:

عَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ إِنَّهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَّسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَرَاَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: إِذَا أَصَابَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ

---

(۱) ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب الطهارة، باب ماجاء في كم تَمكثُ النُّفَساء؟، ۱: ۱۸۲، رقم: ۱۳۹

الْحَيْضِ فَلْتَقْرِصُهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ لِتُصَلِّ.[(۱)]

’’حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک عورت حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض گذار ہوئیں: یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا: جب تم میں سے کسی کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو اسے کھرچ دے پھر اسے پانی سے دھو دے اور پھر نماز پڑھ لے۔‘‘

امام ابن عابدین شامی بیان کرتے ہیں:

’’حیض والی عورت کا کھانا پکانا، اس کے چھوئے ہوئے آٹے اور پانی وغیرہ کو استعمال کرنا مکروہ نہیں ہے۔ اس کے بستر کو علیحدہ نہ کیا جائے کیونکہ یہ یہودیوں کے فعل کے مشابہ ہے، حیض والی عورت کو علیحدہ کر دینا کہ جہاں وہ ہو وہاں کوئی نہ جائے، ایسا کرنا درست نہیں۔‘‘[(۲)]

سوال نمبر ۵۰: اگر کوئی عورت معلّمہ ہو تو بحالتِ حیض و نفاس کس طرح قرآن حکیم کی تعلیم دے؟

جواب: بحالتِ حیض و نفاس عورت قرآن حکیم کا ایک ایک کلمہ سکھائے اور کلموں کے درمیان وقفہ کرے۔ نیز قرآن کے ہجے کرانا جائز ہے۔

(۱) ابوداؤد، السنن، کتاب الطهارة، باب المراة تغسل ثوبها الذى تلبسه فى حيضها، ۱: ۱۵۰، رقم: ۳۶۱

(۲) شامی، رد المحتار علی در المختار، ۱: ۱۹۴

سوال نمبر ۵۱: کیا عورت حالت حیض میں مہندی لگا سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! عورت حالت حیض میں مہندی لگا سکتی ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ اِمْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ: تَخْتَضِبُ الْحَائِضُ؟ فَقَالَتْ: قَدْ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ نَخْتَضِبُ فَلَمْ يَكُنْ يَنْهَانَا عَنْه.(۱)

’’حضرت معاذہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی الله عنها سے دریافت کیا: کیا حائضہ مہندی لگا سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں مہندی لگاتیں تھیں، آپ ہمیں اس سے منع نہیں فرماتے تھے۔‘‘

سوال نمبر ۵۲: میت کو غسل دینے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے: حضرت ام عطیہ رضی الله عنها فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحب زادی (سیدہ زینب رضی الله عنها) کو غسل دے رہے تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ طاق غسل دو یعنی تین یا پانچ بار، اور آخر میں کافور ملا لیں۔ غسل کا

(۱) ابن ماجه، السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب الحائض تختضب، ۱: ۳۵۷، رقم: ٦٥٦

سلسلہ اپنی جانب سے اور وضو کے اعضا سے شروع کریں۔‘‘[۱]

میت کو غسل دینے کا طریقہ یہ ہے کہ جس تخت پر میت کو نہلانے کا ارادہ ہو اس کو تین، پانچ یا سات مرتبہ دھونی دیں۔ پھر اس پر میت کو لٹا کر تمام کپڑے اتار دیئے جائیں سوائے لباس ستر کے، پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پہ کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے پھر نماز جیسا وضو کرائے لیکن میت کے وضو میں پہلے گٹوں تک ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا نہیں ہے کیونکہ ہاتھ دھونے سے وضو کی ابتدا زندوں کے لیے ہے۔ چونکہ میت کو دوسرا شخص غسل کراتا ہے، اس لیے کوئی کپڑا بھگو کر دانتوں اور مسوڑھوں اور ناک کو صاف کیا جائے پھر سر اور داڑھی کے بال ہو تو پاک صابن سے دھوئیں ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے۔ پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر دائیں طرف سر سے پاؤں تک بیری کے پتوں کا جوش دیا ہوا پانی بہائیں کہ تخت تک پانی پہنچ جائے۔ پھر دائیں کروٹ لٹا کر بائیں طرف اسی طرح پانی بہائیں۔ اگر بیری کے پتوں کا اُبلا ہوا پانی نہ ہو تو سادہ نیم گرم پانی کافی ہے۔ پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی سے پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ خارج ہو تو دھو ڈالیں۔ پھر پورے جسم پر پانی بہائے۔ اس طرح کرنے سے فرض کفایہ ادا ہو گیا۔ اس کے بعد اگر دو غسل اور دیئے تو سنت ادا ہو جائے گی ان کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو دوسری بار بائیں کروٹ لٹایا جائے اور پھر دائیں پہلو پر تین بار اسی طرح پانی ڈالا جائے جیسا

(۱) بخاری، الصحیح، کتاب الجنائز، باب ما یستحب ان یغسل وتراً،
۱: ۴۲۳، رقم: ۱۱۹۶

کہ پہلے بتایا گیا۔ پھر نہلانے والے کو چاہیے کہ میت کو بٹھائے اور اس کو اپنے سہارے پر رکھ کر آہستہ آہستہ اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرے۔ اگر کچھ خارج ہو تو اس کو دھو ڈالے یہ دوسرا غسل ہوگیا۔ اسی طرح میت کو تیسری بار غسل دیا جائے تو سنت ادا ہو جائے گی۔

ابتدائی دو غسل نیم گرم پانی بیری کے پتے / صابن کے ساتھ دیئے جائیں۔ تیسرے غسل میں پانی میں کافور استعمال کی جائے۔ اس کے بعد میت کے جسم کو پونچھ کر خشک کرلیا جائے اور اس پر خوشبو مل دی جائے۔

www.MinhajBooks.com

۵۔ تیمّم

سوال نمبر ۵۳: تیمّم کسے کہتے ہیں اور اس کے کرنے کے بارے میں قرآن حکیم کا کیا حکم ہے؟

جواب: تیمّم کا لغوی معنی ’’قصد اور ارادہ‘‘ کرنا ہے۔ شرعی اصطلاح میں تیمّم کے معنی ’’چہرے اور کہنیوں سمیت بازوؤں پر پاک صاف مٹی کے ساتھ ہاتھ پھیرنا ہے۔‘‘ اس کا مطلب یہ ہے کہ پاک مٹی پر ہاتھ رکھا جائے اور پھر اس ہاتھ کو چہرہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا جائے۔ شرع میں تیمّم کا حکم اُس وقت ہے جب نماز اور دیگر امور کی بجاآوری کے لیے پانی دستیاب نہ ہو۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْعَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ.(۱)

’’اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی رفع حاجت سے (فارغ ہوکر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو

---

(۱) المائدة، ۵: ۶

پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اندریں صورت) پاک مٹی سے تیمّم کر لیا کرو۔
پس (تیمّم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے
(پورے) ہاتھوں کا مسح کر لو۔‘‘

سوال نمبر ۵۴: تیمّم کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: تیمّم کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے زمین پر یا کسی ایسی چیز پر ماریں جو زمین کی قسم سے ہو پھر اس سے ہاتھ ہٹا لیں اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیں، اس سے سارے چہرے کا مسح کریں پھر اسی طرح دوسری دفعہ بھی ہاتھ زمین پر یا زمین کی قسم پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے کہنیوں تک مسح کریں۔

سوال نمبر ۵۵: تیمّم میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

جواب: تیمّم میں تین چیزیں فرض ہیں:

۱۔ **نیت کرنا** کہ میں پاکی حاصل کرنے کی نیت سے تیمّم کرتا/کرتی ہوں یہ لفظ زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں دل میں ارادہ ہی کافی ہے۔ جس پر غسل فرض ہو۔ اس پر وضو کے لیے علیحدہ تیمّم کی ضرورت نہیں بلکہ غسل کا تیمّم ہی کافی ہے اگر کوئی شخص معذوری کی وجہ سے خود تیمّم نہ کر سکتا ہو تو دوسرا شخص اسے تیمّم کرا دے مگر نیت وہی شخص کرے گا جو تیمّم کر رہا ہے۔

۲۔ پورے منہ پر اس طرح ہاتھ پھیرنا کہ کوئی معمولی سا حصہ بھی باقی نہ رہے۔

۳۔ دونوں ہاتھوں پر کہنیوں تک ہاتھ پھیرنا کہ کوئی حصہ باقی نہ رہے۔

عورتوں کو چاہیے کہ اگر وہ چوڑیاں یا زیور پہنے ہوئے ہوں تو اسے ہٹا کر تیمّم کریں اور جو شخص انگوٹھی پہنے ہوئے ہو وہ بھی اسے اتار دے یا جگہ سے ہٹا کر ہاتھ پھیر لے۔

تیمّم میں نیت شرط ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وضو پانی سے کیا جاتا ہے۔ پانی اپنی خلقت کے اعتبار سے پاک کرنے والا ہے اس لیے نیت کی ضرورت نہیں جبکہ مٹی بذاتِ خود پاک کرنے والی نہیں ہے لہٰذا جب اس سے طہارت حاصل کرنا ہو تو نیت کرنا ضروری ہے۔

سوال نمبر ۵۶: تیمّم کس چیز سے کرنا جائز ہے؟

جواب: تیمّم جنس زمین میں سے کسی پاک چیز کے ساتھ کیا جائے مثلاً مٹی، پتھر اور ریت سے کرنا جائز ہے۔

جنس زمین سے مراد وہ چیز ہے جسے آگ میں ڈالنے سے نہ تو وہ پگھلے اور نہ ہی جل کر راکھ ہو۔ سونے اور چاندی سے تیمّم جائز نہیں کیونکہ وہ پگھلتی ہیں اور لکڑی سے تیمّم اس لیے جائز نہیں کہ وہ جل کر راکھ ہو جاتی ہے۔

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

سوال نمبر ۵۷: تیمّم کن حالتوں میں جائز ہے؟

جواب: تیمّم درج ذیل حالتوں/صورتوں میں جائز ہے:

۱۔ ایسی بیماری جس میں وضو کرنے یا غسل کرنے سے اضافہ ہو یا پانی استعمال کرنے کی صورت میں دیر سے ٹھیک ہونے کا خدشہ ہو۔

۲۔ پانی دستیاب نہ ہو یا پانی کے استعمال کرنے پر قدرت نہ ہو۔

۳۔ چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی ملنے کی توقع نہ ہو۔

۴۔ پانی پر کسی دشمن کا قبضہ ہو جس کے باعث اسے حاصل کرنے میں جان جانے کا یا بے عزت ہونے کا خطرہ ہو۔

۵۔ پانی پر کوئی موذی جانور قابض ہو یا راستے میں موذی جانور ہو۔

۶۔ وضو یا غسل کرنے کے دوران عید کی نماز رہ جانے کا خدشہ ہو۔

۷۔ غیر ولی کو یہ خوف ہو کہ نمازِ جنازہ رہ جائے گی یعنی چاروں تکبیریں جاتی رہیں گی۔

www.MinhajBooks.com

ان تمام حالتوں میں تیمّم جائز ہے جبکہ پانی دستیاب ہونے یا پانی پر قادر ہونے یا مریض کے تندرست ہونے پر تیمّم جائز نہیں۔

سوال نمبر ۵۸: کن چیزوں سے تیمّم ٹوٹتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے ہی تیمّم بھی ٹوٹ جائے گا۔ جونہی پانی مل جائے اور استعمال کرنا ممکن ہو، تیمّم ختم ہو جائے گا۔

سوال نمبر ۵۹: پانی تلاش کیے بغیر تیمّم سے نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: تیمّم وہاں جائز ہے جہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی میسر نہ ہو۔ اگر پانی تلاش کیے بغیر تیمّم کر کے نماز پڑھ لی اور بعد میں تلاش پر پانی مل جائے تو اسے چاہیے کہ نماز کو دہرائے، بصورتِ دیگر نماز ہو جائے گی۔

سوال نمبر ۶۰: پانی ایک میل کے فاصلے پر موجود ہے مگر نماز کا وقت کم رہ جائے تو پانی حاصل کر کے وضو کرے یا تیمّم کرے؟

جواب: فرض نمازوں کے لیے واجب یہ ہے کہ آخر وقت تک پانی تلاش کرے۔ اگر ایک میل کے فاصلے پر پانی کی موجودگی کا یقین ہو تو (چاہے وقت کم ہو اور نماز قضا ہو جائے) تو پانی حاصل کر کے وضو کرے اور پھر نماز ادا کرے۔ ایک میل تک پانی کی موجودگی کا یقین ہوتے ہوئے وقت نکل جانے کے خوف کی بنا پر تیمّم جائز نہیں ہے۔ البتہ نمازِ عیدین اور نمازِ جنازہ غیر ولی کے لیے یہ حکم نہیں۔ اگر خدشہ ہو کہ وضو کرنے کی وجہ سے نماز عیدین یا نماز جنازہ نکل جائے گی تو تیمّم کر کے یہ نمازیں ادا کر لے کیونکہ ان نمازوں کی قضا نہیں ہے۔

سوال نمبر ۶۱: متیمّم کو نماز پڑھنے کے دوران اگر پانی میسر آجائے تو پھر کیا کرے؟

جواب: متیمّم پر نماز پڑھنے سے پہلے نہ صرف پانی تلاش کرنا بلکہ قریبی اعزاء و اقارب اور (ساتھیوں) سے پانی مانگنا بھی واجب ہے بشرطیکہ یہ گمان ہو کہ وہ مانگنے پر دے دیں گے۔ بغیر مانگے تیمّم کرنا درست نہیں اگر اس شبہ کی بناء پر کہ وہ پانی نہ دیں گے، تیمّم کر کے نماز شروع کر دی اور دورانِ نماز ہی پانی میسر آجائے تو وضو کر کے نماز دوبارہ دہرانا ہوگی۔

سوال نمبر ۶۲: متیمّم کو اگر نماز ادا کرنے کے بعد پانی مل جائے تو پھر اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نماز پڑھنے سے پہلے پانی تلاش کیا ہو اور قریبی دوستوں نے بھی پانی دینے سے انکار کیا ہو، متیمم کے نماز ادا کر لینے کے بعد پانی دستیاب ہو جائے تو پھر نماز دہرانے کی ضرورت نہیں۔

www.MinhajBooks.com

۶۔ موزوں پر مسح

سوال نمبر ۶۳: مسح کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسح کا معنی لغت کی رو سے ’’کسی چیز پر ہاتھ پھیرنا‘‘ ہے اور شریعت کی اصطلاح میں مسح سے مراد ’’تر ہاتھ کا کسی عضو یا موزوں پر پھیرنا‘‘ ہے۔

سوال نمبر ۶۴: مسح کی مدت کتنی ہے؟

جواب: موزوں پر مسح کی مدت مقیم شخص (جو مسافر نہ ہو) کے لیے ایک دن اور ایک رات تک ہے جبکہ مسافر کے لیے مدت تین دن تین رات تک ہے، حضرت شریح بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر موزوں پر مسح کرنے کی مدت پوچھی تو آپ نے فرمایا: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کرو کیونکہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اکثر سفر میں رہا کرتے تھے۔ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتوں کی اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات کی مدت مقرر فرمائی ہے۔ [۱]

---

(۱) مسلم، الصحیح، کتاب الطهارة، باب التوقیت فی المسح علی الخفین، ۱: ۲۳۲، رقم: ۲۷۶

یہ حدیث مبارکہ جمہور فقہاء کے مذہب پر واضح طور پر دلالت کرتی ہے کہ موزوں پر مسح کی درج بالا مدت متعین ہے۔

سوال نمبر ۶۵: مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب: ۱۔ وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہی سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

۲۔ مدتِ مسح پوری ہو جانے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

۳۔ اگر ایک موزہ اتار دیا تو مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

۴۔ کسی طرح موزہ کے اندر پانی داخل ہو گیا مثلاً وہ آدمی پانی میں داخل ہوا اور اس کا نصف سے زیادہ پاؤں ڈھل گیا تو مسح ٹوٹ جائے گا۔

سوال نمبر ۶۶: سر پر خضاب یا مہندی لگی ہو یا عمامہ پہنا ہو تو کیا سر کا مسح جائز ہے؟

جواب: سر پر مہندی یا خضاب کی تہہ جمی ہو، یا ٹوپی یا عمامہ یا دوپٹہ، رومال وغیرہ ہو تو مسح نہیں ہوگا کیونکہ قرآن حکیم میں سر پر مسح کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد فرمایا:

وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ.(۱)

’’اور اپنے سروں کا مسح کرو۔‘‘

لیکن اگر سر پر خضاب یا مہندی کی تہہ نہ جمی ہو بلکہ بالوں کو صرف رنگ لگا ہو تو

(۱) المائدة، ۵: ٦

مسح ہو جائے گا، مسح سر پر موجود بالوں یا اگر بال نہ ہوں تو جلد پر ہوتا ہے، اور جس آدمی کے سر پر ٹوپی یا عمامہ ہے وہ ہاتھوں کی تین تین انگلیوں اور ہتھیلیوں سے سر کا مسح کرے اور ٹوپی عمامہ وغیرہ پر گرفت بھی رکھے کہ گر نہ جائے۔

سوال نمبر ۶۷: اگر جسم کے کسی عضو پر چوٹ لگی ہے تو کیا اس حصے کا مسح کرنا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! جسم کے کسی بھی عضو پر چوٹ لگی ہو، زخم پر پٹی بندھی یا مرہم لگی ہو جسے پانی لگنے سے نقصان کا اندیشہ ہو تو اس کا مسح کر لینا جائز ہے۔

سوال نمبر ۶۸: موزوں پر مسح کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: موزوں پر مسح کرنا جائز امر ہے اور شریعتِ محمدی ﷺ میں اس چیز کی اجازت دی گئی ہے کہ سفر و حضر میں موزوں پر مسح کرسکتے ہیں یہ حکم دراصل ایک رخصت ہے جو شارع علیہ السلام نے مکلّف کو عطا کر رکھی ہے۔

موزوں پر مسح اس وقت واجب ہو جاتا ہے جب موزے اتارنے اور پاؤں دھونے میں نماز کے قضاء ہونے کا اندیشہ ہو۔ اگر اتنا پانی نہ ہو جس سے پاؤں دھوئے جاسکیں تو واجب ہے کہ موزوں پر مسح کیا جائے، ان صورتوں کے علاوہ موزوں پر مسح کرنا محض رخصت یا امرِ جائز ہے بہرحال پاؤں کا دھونا مسح کرنے سے افضل ہے۔

موزوں پر مسح ان صورتوں میں فرض ہو جاتا ہے مثلاً وقوفِ (عرفہ) یعنی حج کے موقع پر قلتِ وقت کے باعث عرفات میں ٹھہرنے کا فریضہ ادا نہ ہونے کا اندیشہ ہوتو ایسے میں واجب ہے کہ موزہ نہ اتارا جائے بلکہ اسی پر مسح کیا جائے۔

سوال نمبر ۶۹: جرابوں پر مسح کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: تین صورتوں میں جرابوں پر مسح جائز نہیں:

۱۔ ایسی جراب جس میں سے پانی گزر کر نیچے تک پہنچ جائے۔

۲۔ جراب پاؤں پر تسموں سے بندھی ہو۔

۳۔ اتنی باریک ہو کہ اس سے پاؤں نظر آئیں۔

سوال نمبر ۷۰: موزوں پر مسح کی کیا شرائط ہیں؟

جواب: موزوں پر مسح کی درج ذیل شرائط ہیں:

۱۔ موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں۔

www.MinhajBooks.com

۲۔ پاؤں سے چپٹے ہوئے ہوں کہ انہیں پہن کر آسانی سے چل پھر سکے۔

۳۔ چمڑے کے ہوں یا کم از کم تلا چمڑے کا ہو باقی حصہ کسی اور موٹی چیز کا ہو۔

۴۔ وضو کر کے پہنا ہو۔

۵۔ نہ پہننے سے پہلے جنبی ہو نہ پہننے کے بعد جنبی ہوا ہو۔

۶۔ مقررہ مدت کے اندر پہنے جائیں۔

۷۔ کوئی موزہ پاؤں کی تین انگلیوں کے برابر پھٹا ہوا نہ ہو۔

سوال نمبر ۷۱: موزوں پر مسح کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں پاؤں کا مسح دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں سے اور بائیں پاؤں کا مسح بائیں ہاتھ کی تین انگلیوں سے کیا جائے گا انگلیوں کو پاؤں کی پشت سے شروع کر کے پنڈلی تک کھینچا جائے گا۔ مسح کرتے وقت انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے۔

سوال نمبر ۷۲: کن چیزوں پر مسح جائز نہیں؟

جواب: مندرجہ ذیل چار چیزوں پر مسح جائز نہیں:

۱۔ ہاتھ پر پہنے ہوئے دستانوں پر۔

۲۔ ٹوپی پر۔

۳۔ سر پر بندھے ہوئے مفلر یا عمامے پر۔

۴۔ دوپٹے یا برقعے پر۔

www.MinhajBooks.com

۷۔ اذان

سوال نمبر ۷۳: مسجد میں داخل ہوتے اور باہر آتے وقت کیا دعا پڑھنی چاہیے؟

جواب: مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھنا چاہیے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ کہے:

اَللَّهُمَّ! افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

''اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

مسجد سے باہر آتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

اَللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ.(۱)

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''

سوال نمبر ۷۴: اذان دینے کی فضیلت کیا ہے؟

www.MinhajBooks.com

جواب: اذان شعائرِ دین میں سے ہے۔ اذان کا احترام، اذان سے محبت ہر مومن کا ایمانی تقاضا ہے۔ اذان دینے کی فضیلت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی

---

(۱) مسلم، الصحیح، کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا، باب ما یقول اذا دخل المسجد، ۱: ۴۹۴، رقم: ۷۱۳

حضور نبی اکرم ﷺ کی اس حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہے:

الْمُؤَذِّنُوْنَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۱)

’’قیامت کے دن جب مؤذن اٹھیں گے تو ان کی گردنیں سب سے بلند ہوں گی۔‘‘

مذکورہ بالا حدیث کی روشنی میں درج ذیل نکات اخذ ہوتے ہیں:

۱۔ قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مؤذن میدانِ حشر میں سب سے ممتاز اور منفرد نظر آئیں گے۔

۲۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ ان کو ثواب زیادہ ملے گا۔ یہ ایک فطری بات ہے کہ انہیں کثیر ثواب کو دیکھنے کا اشتیاق ہوگا اور جس شخص کو کسی چیز کے دیکھنے کا اشتیاق ہو وہ گردن اٹھا اٹھا کر دیکھتا ہے اس لیے ان کی گردنیں لمبی ہوں گی۔

۳۔ تیسرا مطلب یہ ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی زیادہ امید ہوگی اور جس شخص کو کسی چیز کی امید ہوتی ہے وہ گردن اٹھا اٹھا کر امید بھری نظروں سے دیکھتا ہے۔

۴۔ چوتھا مطلب یہ ہے کہ مؤذن اپنے اعمال پر نادم اور شرمسار نہیں ہوں گے

(۱) مسلم، الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب فضل الأذان وَهرب الشیطان عند سماعه، ۱: ۲۹۰، رقم: ۳۸۷

کیونکہ جو نادم اور شرمسار ہوں اس کی گردن جھکی ہوئی ہوتی ہے جبکہ ان کی گردنیں بلند ہوں گی۔

۵۔ پانچواں مطلب یہ ہے کہ میدانِ حشر میں جب تمام لوگ گرمی سے پسینہ میں شرابور ہوں گے، مؤذنوں کو کوئی پریشانی نہ ہوگی تبھی تو ان کی گردنیں بلند ہوں گی۔

۶۔ چھٹا مطلب یہ ہے کہ مؤذن کی اذان سن کر لوگ مساجد میں نماز پڑھنے جاتے ہیں، تو نمازی تابع اور مؤذن متبوع ہوا، اور متبوع چونکہ سردار ہوتا ہے اس لیے قیامت کے دن اس کی گردن بلند ہوگی تاکہ اس کا سر نمایاں نظر آئے۔

۷۔ ساتواں مطلب یہ ہے کہ گردن لمبی ہونے سے مؤذن کے اعمال کی کثرت کی طرف اشارہ ہے۔ یہ کثرت اس وجہ سے ہے کہ مؤذن کی اذان سن کر جس قدر لوگ نماز پڑھنے آئیں گے ان تمام کے اعمال کا ثواب مؤذن کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اگرچہ نمازیوں کے اپنے اپنے ثواب میں کمی نہیں ہوگی۔[1]

سوال نمبر ۷۵: اذان کے کلمات اور ان کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اذان کے کلمات اور ان کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ مؤذن مسجد میں اونچی جگہ قبلہ رخ کھڑے ہو کر کانوں میں انگلیاں ڈال کر یا کانوں پر ہاتھ رکھ

(۱) نووی، شرح صحیح مسلم، ۱: ۱۰۹۸

کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَر کہے، پھر ذرا ٹھہر کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَر کہے۔ پھر دو دفعہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہ کہے، پھر دو دفعہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کہے، پھر دائیں طرف منہ پھیر کر دو بار حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہے، پھر بائیں طرف منہ کر کے دو بار حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے، پھر قبلہ رُو منہ کرلے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَر کہے پھر ایک بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہے۔

سوال نمبر ۷٦: مؤذن میں کن صفات کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: مؤذن میں درج ذیل صفات کا ہونا ضروری ہے:

مرد ہو، عاقل ہو، نیک ہو، نمازوں کے اوقات کو پہچانتا ہو، باعزت ہو، لوگوں کو تنبیہہ کرسکتا ہو یعنی لوگوں میں اس کا اتنا وقار ہو کہ لوگ اس کی سخت باتیں سن سکیں، پابندی سے اذان کہتا ہو، رضائے الٰہی اور حصولِ ثواب کی خاطر اذان دیتا ہو۔

سوال نمبر ۷۷: مؤذن اذان دے رہا ہو تو اذان سننے والے کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: مرد ہو یا عورت جو کوئی بھی اذان سنے تو اسے اذان کا جواب دینے کا حکم ہے۔ سننے والا بھی وہی الفاظ کہے جو مؤذن کہتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ، فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ.(۱)

’’جب تم اذان سنو، تو اُسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہہ رہا ہو۔‘‘

لیکن جب مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاح کہے تو سننے والے کو یہی الفاظ نہیں بلکہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہنا چاہیے جیسا کہ حدیث مبارکہ سے ثابت ہے:

قَالَ يَحيى: وَحَدَّثَنِي بَعْضُ إِخْوَانِنَا: أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ، وَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُوْلُ.(۲)

’’حضرت یحیٰ کا بیان ہے کہ مجھ سے میرے بعض بھائیوں نے بیان کیا کہ مؤذن نے جب حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا اور کہا: میں نے تمہارے نبی ﷺ کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے۔‘‘

اسی طرح فجر کی اذان میں جب مؤذن اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے تو سامع کو قَدْ صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہنا چاہیے۔

www.MinhajBooks.com

(۱) بخاری، الصحیح، کتاب الاذان، باب ما یقول اذا سمع المنادی، ۱: ۲۲۱، رقم: ۵۸۶

(۲) بخاری، الصحیح، کتاب الأذان، باب ما یقول اذا سمع المنادي، ۱: ۲۲۲، رقم: ۵۸۸

سوال نمبر ۷۸: اذان سننے کے بعد کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

جواب: اذان سننے کے بعد پہلے درود شریف پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سن کر یہ کہا تو اس کے لیے قیامت کے روز میری شفاعت واجب ہو جائے گی:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّداً الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِي وَعَدْتَّهُ.(۱)

''اے اللہ! اس دعوت کامل اور اس کے نتیجے میں قائم ہونے والی نماز کے رب! تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔''

سوال نمبر ۷۹: اذان اور اقامت کے دوران انگوٹھے چومنا کیسا ہے؟

جواب: حضور نبی اکرم ﷺ کے اسم مبارک کے ذکر پر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھنا نہ صرف جائز بلکہ مستحب عمل ہے۔ یہ عمل خلیفہ رسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔ امام سخاویؒ 'المقاصد الحسنة (۱: ۳۸۴، رقم: ۱۰۲۱)' میں فرماتے ہیں:

''مؤذن سے اذان میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ سن کر انگشتانِ

---

(۱) ابو داؤد، السنن، کتاب الصلاة، باب الدعاء عند الاذان، ۱: ۲۱۱، ۲۱۲، رقم: ۵۲۹

شہادت کے پورے جانبِ باطن سے چوم کر آنکھوں پر ملنا اور یہ پڑھنا چاہیے: **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا** (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں، اور میں اللہ کے رب ہونے پر، اِسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔''

دیلمی نے اس حدیث کو **الفردوس بماثور الخطاب** میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب انہوں نے مؤذن کو **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کہتے ہوئے سنا تو یہ دعا پڑھی، اور دونوں انگشتانِ شہادت کے پوروں کو چوم کر آنکھوں سے ملا۔ یہ دیکھ کر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس نے میرے پیارے دوست کی طرح عمل کیا، اس پر میری شفاعت حلال ہوگئی۔''

ملا علی قاریؒ اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اگر یہ عمل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے تو اس پر عمل کرنا کافی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ''تم پر میرے بعد میری سنت اور سنتِ خلفائے راشدین لازم ہے۔''(۱)

ائمہ فقہاء بھی اذان میں حضور نبی اکرم ﷺ کا اسم مبارک سن کر

(۱) عجلونی، کشف الخفاء، ۲: ۲۷۰، رقم: ۲۲۹۶

انگوٹھے چومنے کو مستحب قرار دیتے ہیں۔

علامہ ابن عابدین شامیؒ اپنے مشہور و معروف فتاویٰ **رد المحتار علی الدر المختار** میں فرماتے ہیں:

''مستحب ہے کہ اذان کی پہلی شہادت سننے پر **صَلَّی اللهُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللهِ** اور دوسری شہادت سننے پر **قُرَّةُ عَیْنِی بِکَ یَارَسُوْلَ اللهِ** کہا جائے، اور پھر اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخن چوم کر اپنی آنکھوں پر رکھ کر کہو: **اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ** کیونکہ بے شک حضور نبی کرم ﷺ ایسا کرنے والے کو اپنے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔''(۱)

علامہ طحطاوی حنفیؒ رقم طراز ہیں:

''قہستانی نے **کنز العباد** سے نقل کیا ہے کہ بے شک جب اذان میں پہلی بار **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ** سنے تو اس کے جواب میں **صَلَّی اللهُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللهِ** کہے اور دوسری بار سنے تو دونوں انگوٹھوں کے ناخن چومتے ہوئے یہ کہے: **قُرَّةُ عَیْنِی بِکَ یَارَسُوْلَ اللهِ، اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِی بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ**۔ ایسا کرنا مستحب ہے اور بے شک حضور نبی اکرم ﷺ ایسا کرنے والے کو جنت میں اپنے ساتھ لے جائیں گے۔''(۲)

(۱) ابن عابدین شامی، رد المحتار، ۱: ۳۹۸

(۲) طحطاوی، حاشیہ علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ۱: ۱۳۸

علامہ عبد الحئ لکھنوی لکھتے ہیں:

’’جاننا چاہیے کہ اذان میں پہلی شہادت سن کر صَلَّی اللهُ عَلَيْکَ يَارَسُوْلَ اللهِ اور دوسری شہادت سن کر قُرَّةُ عَيْنِي بِکَ يَارَسُوْلَ اللهِ اور پھر دونوں انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں پر رکھ کر اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ کہنا مستحب ہے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ اس شخص کو جنت میں لے جائیں گے۔ ایسا ہی کنز العباد میں ہے۔‘‘(۱)

سوال نمبر ۸۰: اذان اور اقامت کے کلمات میں کیا فرق ہے؟

جواب: کلماتِ اقامت مثلِ اذان کے ہیں ماسوائے اس فرق کے کہ اقامت میں حَيَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے الفاظ دو بار کہیں اور یہ کہتے ہوئے آواز کچھ اونچی ہو مگر اتنی نہیں جتنی اذان میں ہوتی ہے بلکہ اتنی ہو کہ سب حاضرین تک پہنچ جائے۔ اقامت کے کلمات جلدی ادا کریں۔ درمیان میں سکتہ نہ کریں، کانوں پر ہاتھ رکھیں نہ انگلیاں ڈالیں۔ صبح کی نماز کی اقامت میں الصَّلٰوة خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کا اضافہ نہ کرے۔ اقامت مسجد کے اندر کہی جائے، نمازی مسجد میں صفیں بنا کر بیٹھیں اور جب مکبر حَيَّ عَلَی الصَّلٰوةِ کہے تو امام اور سب نمازی کھڑے ہوں۔ پہلے کھڑے ہو کر انتظار کرنا خلافِ سنت ہے۔

(۱) عبد الحی لکھنوی، مجموعہ فتاوی، ۱: ۱۸۹

سوال نمبر ۸۱: اذان اور اقامت کے درمیان کتنا دورانیہ ہونا چاہئے؟

جواب: اذان کہتے ہی اقامت کہہ دینا مکروہ ہے۔ مؤذن کے لیے سنت یہ ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان افضل وقت کا لحاظ رکھتے ہوئے اتنی دیر ٹھہر جائے کہ جو لوگ پابندی سے مسجد میں نماز پڑھتے ہیں وہ آ جائیں مگر اتنا انتظار بھی نہ کیا جائے کہ وقت کراہت آ جائے۔ مغرب کی نماز میں اقامت کے لیے دیر نہیں کرنا چاہیے بلکہ اذان اور اقامت کا درمیانی وقفہ بہت مختصر ہونا چاہیے یعنی اتنا ہو کہ اس دوران تین آیات پڑھی جا سکیں۔

سوال نمبر ۸۲: کیا شرع کی رُو سے نومولود کے کانوں میں اذان دینا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! شرع کی رُو سے نومُولود کے کانوں میں اذان دینا جائز اور مسنون عمل ہے۔ حدیثِ مبارکہ میں ہے:

> ''حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کان میں نماز جیسی اذان کہتے ہوئے سنا ہے۔''(۱)

بچوں کو اِسلامی تعلیمات سے شناسا کرنے اور اُنہیں اِسلامی آدابِ زندگی سکھانا ماں باپ کا فرض اَوّلین ہے۔ بچے کے کان میں اذان کہنے کا

(۱) ابوداود، السنن، کتاب الأدب، باب فی الصبی یولد فیؤذن فی أذنه، ۴: ۳۲۸، رقم: ۵۱۰۵

مقصد بھی یہی ہے کہ ایک تو بچے کے کان میں سب سے پہلے ذکر اِلٰہی کی آواز پہنچتی ہے، دوسرا اذان سے شیطان بھاگتا ہے اور بچہ شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ گویا جب نومولود اذان کی صورت میں عشق اِلٰہی کا ترانہ سنتا ہے تو پیدائش کے وقت سے ہی اس آفاقی حکم سے مانوس ہوجاتا ہے جو زندگیوں میں انقلاب لانے کے لئے بھیجا گیا۔

بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اِقامت کہی جاتی ہے۔ اِس کا ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ یہ اذان نہ صرف بچے بلکہ اس کی ماں کے لیے بھی برکت کا باعث بنتی ہے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

’’جس کے ہاں بچے کی ولادت ہو تو وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اِقامت کہے، اس کی برکت سے بچے کی ماں کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی۔‘‘(۱)

---

(۱) ابو یعلی، المسند، ۱۲: ۱۵۰، رقم: ۶۷۸۰